بسم اللہ الرحمن الرحیم

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو"

ہر کہ خواھد ھم نشینی با خدا
او نشیند در حضورِ اولیاء (رومیؒ)

ہست قدرت اولیاء را از اللہ ★ تیر جستہ باز گرداند زراہ

آدابِ مرید

مولفہ

حاجی محمد اویس خاں غوری نقشبندی جماعتی ساکن لیہ ضلع مظفر گڑھ

ناشر
خاکپائے اولیاء اللہ
محمد احمد خان نقشبندی مجددی جماعتی
21-سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

گنبد خضرا سے لے کر گنبد بیضا تلک
نور کا اِک سلسلہ ہے چار سوتا بہ فلک
اُس محبّ محبوب کے اسرار پر حیران مَلک
تابِ نظارہ نہیں کہ دیکھ پائے اِک جھلک

توجہ برائے قاری حضرات

زیرِ نظر کتاب "آداب مرید" میں چند ایک الفاظ کی طباعت غلط ہوگئی ہے
تصیح نامہ آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ درستگی فرمالیں

منجانب: ناشر

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں!

انہوں نے دین کب سیکھا ہے شیخ اکبر کے گھر رہ کر
رہے مکتب کے چکر میں، مرے مسجد کے حجرے میں
نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

(اقبال)

دیں مجو اندر کتب، اے بے خبر
علم و حکمت از کتب دین از نظر

ارشاداتِ امیرِ ملت قدس سرہ

ارشاد فرمایا

جو دم غافل سو دم کافر، ہاتھ کار ول دل یار دل۔

ارشاد فرمایا:۔(۱) اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، پاک ہو، ناپاک نہ ہو، ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کرنا چاہیئے، منہ بند کر کے ناک کے ذریعہ سانس نیچے جائے اللہ، اوپر آئے اللہ۔ جب غافل ہو فوراً ہشیار ہو کر سانس کے ذریعہ اللہ اللہ کرتے رہو۔

فرمایا:۔

(۲) جان جائے مگر نماز نہ جائے، سفر حضر ہر حالت میں نماز پڑھا کرو، اگر پانی ضرر کرے یا نہ ہو تیمّم کر کے نماز پڑھا کرو۔

فرمایا:۔

(۳) ہر نماز کے بعد مراقبہ کیا کرو، گردن بائیں طرف جھکا کر ناک کا سانس دل پر مارو، دل بائیں چھاتی سے دو انگل نیچے ہوتا ہے۔

ذکر اللہ سے دل صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔اسی کو تصفیۂ قلب کہتے ہیں۔کم ازاکم ہر نماز کے بعد ایک سو اکیس بار ذکر کیا کرو۔فجر اور عصر کی نماز کے بعد زیادہ ذکر کیا کرو اوران وقتوں میں دنیا کی باتیں نہ کیا کرو۔مراقبے میں رہو۔

فرمایا:۔

(۴) تہجد کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرو اللہ تعالےٰ تمہاری قبر کو روشن کر دے گا۔دو رکعت تحفہ وضو پڑھ کر بارہ رکعت تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ہر پہلی رکعت میں ایک دفعہ،دوسری میں دو دفعہ الحمد شریف کے بعد قل شریف پڑھا کرو،گیارہویں میں گیارہ دفعہ اور بارہویں میں بارہ دفعہ قل شریف پڑھا کرو۔اگر تھوڑا وقت ہو تو چار رکعت ہی پڑھ لیا کرو۔اگر بارہ بجے کے بعد تک جاگتے رہے تو چار رکعت نماز تہجد پڑھ کر سو جایا کرو،تہجد کا ثواب مل جایا کرے گا۔

فرمایا:۔

(۵) نفلوں کے بعد تین تسبیح درود ہزارہ کی پڑھا کرو،اگر اس وقت نہیں پڑھ سکتے ہو تو شام تک تھوڑا تھوڑا پڑھ کر پورا کر لیا کرو درود شریف یہ

ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ.

فرمایا:۔

(٦) ہر حال میں اپنے پیر کا تصور کیا کرو۔ تصور سے ذکر اللہ کا جاری ہو جائے گا۔ جس طرح اسلام کے پانچ رکن ہیں کلمہ شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔ اسی طرح طریقت کے بھی پانچ رکن ہیں (۱) ذکر (۲) فکر، ایک گھڑی کا فکر سال بھر کے ذکر سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ فکر سے معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہے یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (القرآن) ۳۔ مراقبہ۔ اس میں خیالات کو روک کر شیخ کا تصور کر کے ذکر کیا جاتا ہے۔ ۴۔ محاسبہ۔ اپنے نفس سے حساب کیا کرو کہ کتنی دیر ذکر کیا کتنی دیر غافل رہا، گناہ کتنے کئے اور نیکیاں کتنی کیں، اگر گناہ زیادہ ہوں تو استغفار پڑھ کر توبہ کرے۔ ۵۔ تصور شیخ، تصور شیخ ہی تو اصل طریقت ہے اگر شیخ کا تصور قائم ہو جائے تو پھر سلوک طے ہو جاتا ہے، اسی کو فنافی الشیخ کہتے ہیں، شیخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں

منہمک ہوتا ہے اور مرید کو فنا فی الرسول تک پہنچا دیتا ہے اور فنا فی الرسول کا آخری درجہ فنا فی اللہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَا یِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَا یِعُوْنَ اللّٰہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ''اے میرے محبوب جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔'' دیکھئے بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر حضور کا ہاتھ ہے مگر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرما رہے ہیں

فرمایا:۔

حرام سے بچو: حلال روزی کماؤ، جھوٹ، غیبت، چوری سے پرہیز کرو، حقہ نہ پیا کرو بلکہ حقے والے کا جھوٹا پانی بھی نہ پیو مگر کھانا کھالو ہندوؤں کے گھر سے کھانے کو خنزیر سمجھو، چھوٹے بڑے سب گناہوں سے پرہیز کرو۔

عزیمت

یاسمعلونی و المطانی

یہ عزیمت ہر مرض کے لئے کافی ہے اس کو ایک کاغذ پر لکھ کر ایک موٹی کیل پر تین دفعہ درود شریف پڑھ کر دم کرے اور کاغذ درخت پر رکھ کر کیل گاڑے (زور سے) سر میں ہو تو ''یاء'' پر دانت میں ہو تو ''س'' پر پیٹ میں درد ہو تو ''م'' پر آنکھ میں درد ہو تو ''ع'' پر بخار ہو تو ''ط'' پر رکھ کر کیل گاڑے غرض کہ عامل کو اختیار ہے کہ جس قسم کا مریض ہو کسی حرف پر کیل رکھ کر زور سے گاڑے انشاء اللہ آرام آجائے گا۔ سوکھا کے بچوں کو دم کرنے سے بھی آرام آگیا ہے۔

شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ

مصنفہ

حضرۃ مولانا عبدالمجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصوری جھجری

حمد بے حد خالق ارض وسماء کے واسطے

جس نے ہم کو دل دیا یاد خدا کے واسطے

گرچہ ہے وقت اجابت تجھ سے لیکن اے مجیب

التجا پہلے ہے توفیق دعا کے واسطے

پھر رجوع ہوتا ہے یہ بندہ ترا تیری طرف

مبداِ فیاض اب طرز دعا کے واسطے

میں وہ سائل ہوں کہ جس کو مانگنا آتا نہیں!

گرچہ دروازہ کھلا ہے ہر گدا کے واسطے

تیری ہی تعلیم سے اور تیری ہی توفیق سے

ہاتھ اٹھاتا ہوں میں عرض مدعا کے واسطے

اپنے پیارے کی الٰہی بخش دے امت تمام
سرور عالم محمد مصطفٰے کے واسطے

امت عاصی کے عصیاں سے خدایا درگذر
رحم کر صدیق اکبر باصفا کے واسطے

درد دل دے یا الٰہی تا رہے کھٹکا لگا
خواجہ سلمان شاہ اتقیا کے واسطے

اور عطا کر امت احمد کو اخلاص و یقین
قاسم بن محمد بے ریا کے واسطے

ساری امت کو خدایا کر عطا صدق و صفا
جعفر صادق امام الاصفیا کے واسطے

اہدنا یا رب صراط مستقیم اہدنا
بایزید پیر کامل راہنما کے واسطے

امت مرحومہ کی سب مشکلیں آسان کر
بوالحسن خرقانی مشکل کشا کے واسطے

سنت نبوی کو کل امت بنالے پیشوا

بوعلی شیخ اکمل پیشوا کے واسطے

ظلمتیں مٹ جائیں سب اور نور کا ہووے ظہور

یوسف ہمدانی نور خدا کے واسطے

ہو نہ مقصود دلی بندہ کا بس تیرے سوا

عبد خالق غجدوانی پارسا کے واسطے

منکشف ہو عجز نفس اور دائمی عرفان حق

عارف کامل ولی حق نما کے واسطے

زیست گزرے یاد میں اور عاقبت محمود ہو

حضرت محمود شاہ اولیاء کے واسطے

ہم کو بس راہ ہدایت پر تو رکھ ثابت قدم

خواجہ رامتینی نور الہدیٰ کے واسطے

ہم رہیں یارب سدا دستاں بکار و دل بیار

خواجہ بابا سماسی باخدا کے واسطے

اپنا ہی کر لے گدا اے بادشاہ دو جہاں

سید میر کلال بادشاہ کے واسطے

نقش ہستی مٹ کے نقش حق ہو کا لحجر

نقشبند خواجہ مشکل کشا کے واسطے

ہم کو کامل اقتداء پیاروں کی یارب کر نصیب

حضرت عطار پیر و مقتدا کے واسطے

صاف دل ہوں ماسوا کے سارے اٹھ جائیں حجاب

خواجہ یعقوب چرخی باحیا کے واسطے

رات دن بڑھتا ہے عشق محمدؐ یا خدا

خواجہ احرار شاہ اولیا کے واسطے

بخش توفیق عمل اور زہد و تقویٰ کر عطا

آل محمد زاہد شیخ علا کے واسطے

یاالٰہی ہو نظر الفقر فخری پر سدا

خواجہ درویش محمد باخدا کے واسطے

خواہشیں مٹ جائیں اور حاصل ہو تسلیم و رضا

خواجہ املکنگیؒ مشکل کشا کے واسطے

اپنی ہستی ہو فنا ہو جائے اور حاصل بقا

خواجہ باقی باللہ شاہ اصفیاء کے واسطے

عارف سر حقیقت، ہادی راہ طریق

حضرت احمد امام الاولیا کے واسطے

عروۃ الوثقیٰ امام وقت و قیوم زماں

خواجہ معصوم پیر اولیاء کے واسطے

عالم علم لدنی نی واقف اسرار حق

حجۃ اللہ آں امام اتقیاء کے واسطے

منبع لطف و عطاء و معدن جود سخا

عارف کامل زبیر اولیاء کے واسطے

قطب عالم غوث اعظم خواجہ بندہ نواز

خواجہ قطب الدین اشرف رہنما کے واسطے

صاحب علم و عمل اور وارث ختم الرسل

شہ جمال اللہ پیر و مقتدا کے واسطے

شاہ باز لامکاں مشکل کشائے دردمند

شاہ عیسیٰ دافع درد و بلا کے واسطے

فیض بخش خاص و عام و ہادی راہ خدا

بابا فیض اللہ شاہ اولیاء کے واسطے

زبدہ ابدال دوراں مظہر نور خدا

خواجہ نور محمد مجتبیٰ کے واسطے

تاج فقرائے جہاں و مرجع شاہ و گدا

حضرت بابا فقیر و پیشوا کے واسطے

حضرت شاہ جماعت نور چشم سیدہ

مصدر فیض و کرم نجم الہدیٰ کے واسطے

سید و حافظ و حاجی اور محدث پیشوا

پیر کامل صاحب جود و سخا کے واسطے

صاحبزادگان والاتبار حافظان ذوالاقتدار

حضرت محمد حسین خادم حسین نور حسین کے واسطے

صاحب شرع متین و واقف سر وخفی

حضرت اختر حسین پیشوا کے واسطے

قطب عبدال طریقت قاسم نور ہدیٰ

حضرت افضل حسین پیشوا کے واسطے

اور نبیرگان علی جن کی جماعت ہے بڑی

حضرت حیدر حسین بشیر حسین نذر حسین کے واسطے

میرے مولا میرے آقا میرے پیر دستگیر

حضرت محمد حسین قصوری پیشوا کے واسطے

غنچہ باغ ولایت حضرت نور وظہور

منبع لطف وعطا نور وضیاء کے واسطے

صاحب سوز وگداز تھے سراسر وجد وحال

شیخ حفیظ الدین اشرف رونما کے واسطے

دین و دنیا کی ہیں جتنی مشکلیں آسان کر
حضرت عبدالمجید مقتدا کے واسطے

صاحب علم و جمال استقامت مثل کوہ
خان خانان عبدالمجید خان پیشوا کے واسطے

تیری پیارے کی ہے پیاری اے مرے رب غفور
امت عاصی کو بخش آل عبا کے واسطے

بندہ مسکین قصوری آپڑا در پر تیرے
اپنا ہی کر لے اسے خیر الوریٰ کے واسطے

مشکلیں آسان ہوں اور حاجتیں بر آئیں سب
نقشبندی سلسلہ کے اولیاء کے واسطے

آداب سالک

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ وَجَعَلَہُ مِنْ اَشْرَفَ الْمَخْلُوقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتِمُ النَّبِیِیْن ☆ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن اَمَّا بَعْد حمدوَصلوٰۃ کے

فقیر حقیر محمد مسعودی نے یہ چند آداب اور نصائح جو کہ سالکان طریقت و حقیقت کو بکار آید میں بحسب خواہش بعض یاران اپنے کے دو فصلوں میں تحریر کیں۔ فصل اول میں وہ طریقہ جو کہ سالک کو بکار آید ہیں ابتداء میں اور فصل دوسری میں وہ آداب جو کہ مرید کو بہ نسبت پیر برتنے چاہئیں واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین۔

فصل اول

طریقہ اول سالک جب یاد خدا میں مشغول ہوا چاہے تو پہلے اس کو لازم ہے کہ خلقت کی صحبت سے بھاگے اور تعلقات دنیاوی سے دور رہے اور صدق دل اور اخلاص نیت سے متوجہ ہو کر یاد الٰہی میں مشغول ہو کہ الاعمال بالنیات حدیث

نبوی ہے۔

طریقہ 2- وقت پرہیز کرنے مخلوقات کے یہ جانے کہ میں اپنے سر کو ان سے چھپاتا ہوں یہ اپنے دل میں گمان نہ کرے کہ میں ان سے بہتر ہوں۔

طریقہ 3- سالک کو لازم ہے کہ وقت سلوک طالب عرفان وقرب الٰہی کا رہے یہ خیال نہ کرے کہ مجھ کو اللہ تعالی مرتبہ غوث یا قطب کا عطا کرے یا تمام مخلوق میری معتقد ہو۔

طریقہ 4- نامرادی کو بہ نسبت مرادی کے دوست رکھے اور عاجزی و خواری کو اپنا لباس بنائے اور غرور اور تکبر اور خودی سے دور رہے اور ذلیل جاننے مخلوقات کے سے غمگین نہ ہو بلکہ خوش ہو اَللّٰھُمَّ اَحیِنِیْ مِسْکِیْنًا حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

طریقہ 5- اگر تھوڑا سا بھی ذخیرہ دنیا کا میسر ہو تو فقروں اور مسکینوں کو دیوے اور احسان اپنے پر لیوے۔

طریقہ 6- کوئی امر مثل اچھے کھانے یا پینے یا سونے یا تماشا دیکھنے یا کھیلنے یا ٹھٹھے وغیرہ کے عمل میں نہ لاوے، سکوت کو اختیار کرے اور ظاہر میں شرع کی حد پر قائم رہے اور عبادت کو ترک نہ کرے کہ عبادت کرنے سے قوت پیدا ہوتی

ہے۔

طریقہ 7- کسی وقت اپنی خوش گزرانی سے خوش اور تنگی سے دل تنگ نہ ہو اور اپنے تئیں ہمیشہ و ہر لحظہ بھرا ہوا طلب کا رکھے۔

طریقہ 8- متقدمین اہل طریقت کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے چنانچہ حدیث شریف اذکرالاموات بحسن الظن وارد ہے۔

طریقہ 9- سننے راگ باجے اور گانے سے بچتا رہے اور فقط دل کو کلام الٰہی سے یا اشعار توحیدیہ کے سننے کی طرف لگا دے کہ اس سے روح خوش وہتی ہے اور اس کے باعث سے وجد حقیقی پیدا ہوتا ہے اور تحقیق وجد کی مفصلا رسالہ وجد میں بیان کی گئی ہے جو چاہے دیکھ لے۔

طریقہ 10- دل اپنے کو تمام دنیاوی کاموں سے پھیر کر خدا تعالٰی کی طرف متوجہ کرے اور جو شے عزیز ہو اس کو خدا کی راہ میں خرچ کرے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون آیت کریمہ ہے اور حب ماسوٰی کو اپنے دل میں جگہ نہ دیوے تا کہ حلاوت ایمان کی پیدا ہو اور مخلوقات کو خالصاً للہ دوست رکھے کوئی غرض دنیاوی درمیان میں نہ لاوے ثلث من کن فیہ وجد بھن ہلاوۃ الایمان الحدیث۔

طریقہ 11- خلقت کی تعریف کرنے اور نیک کہنے سے خوش اور مغرور نہ

ہو کہ ریا ہے اور شرک اخفا ہے جیسا کہ شان نزول اس آیت کا والالت کرتا ہے لایشرک بعبادۃ ربہ احدًا۔

طریقہ 12- اگر کوئی برائی نفس سے پیدا ہو تو سخت عذاب اس پر کرے کہ آئندہ پھر ایسی حرکت اس سے ظاہر نہ ہو۔

طریقہ 13- اگر اثنائے سلوک میں خویش واقارب دوست اور احباب سالک سے پھر جاویں تو کچھ ان کی طرف التفات نہ کرے اور نہ اپنے دل میں کسی طرح کا میل لاوے بلکہ تواضع زیادہ کرتا رہے۔

طریقہ 14- سالک کو لازم ہے کہ قضا وقدر پر راضی وشاکر رہے اور کسی طرح کی غرض وطمع دل میں نہ رکھے اور دوستون کے خوش ہونے سے شاد اور دشمنوں کے جلنے سے دل تنگ نہ ہو۔

طریقہ 15- عاجزی اور بچارگی میں اپنی عزت وتوقیر جانے اور ظاہر کی خرابی میں باطن کی نہ آبادانی ڈھونڈے۔

طریقہ 16- ظالم کے ظلم سے صبر کرے اور اس سے بدلہ لینے میں کوشش نہ کرے اور دشمنوں کو دوست جانے۔

طریقہ 17- دو نصیحت کرنے کو لازم پکڑے ایک تو اپنے نفس کو دوسرے

دوستوں کو نہایت کوشش سے فہمائش کرے۔

طریقہ 18- جب تک بھوک خوب نہ لگے کھانا نہ کھاوے اور جب تک نیند کا خواب غلبہ نہ ہو نہ سوئے اور سوائے ذکر حق یا کلام انبیاء اور اولیاء کے زبان نہ کھولے۔

طریقہ 19- اپنی عبادت اور راہ نیک پر آپ اپنی تعریف نہ کرے اور ہمیشہ فقراء اور بزرگان دین کی خدمت میں مشغول رہے۔

طریقہ 20- آرزومند کرامت اور خرق عادت کا نہ ہو اگر کوئی کرامت اس سے صادر ہو تو اس کو ظاہر نہ کرے اور اگر لوگ اس سے کہیں بھی کہ یہ کرامت تجھے ہوئی ہے تو انکار کرے اور ہمیشہ مکر اور جبلہ سے شیطان کے بچتا رہے کہ ہر وقت تاک میں لگا ہوا ہے۔

طریقہ 21- سالک کو لازم ہے کہ اپنی بزرگی فقراء کی صحبت میں سمجھے اور دولت مندوں سے دور رہے اور مدام دو یاروں میں مشغول رہے ایک تو یاد الٰہی کرتا رہے اور دوسرے یاد موت کی جو کہ پہنچانے والی طرف حق کی ہے۔

طریقہ 22- سالک کو لازم ہے کہ جس طرح ہو علم سے فائدہ اٹھاوے اور جاہل اور نا اہل کی صحبت سے بچے۔

طریقہ23- اگرنمازنافلہ یاداوراستغراق الٰہی میں مخل ہوتو نہ پڑھے۔

طریقہ24- شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھے۔

طریقہ25- جس گردہ میں ہو اس میں اپنے کو ہر کسی سے کمتر جانے۔

طریقہ26- تمام خصلتوں سے خلق نیک کو بہتر جانے اور علم وتواضع بہت کرتا رہے۔

طریقہ27- جو دیکھے اور سنے سوائے حق کے کچھ نہ جانے کیونکہ سب اشیاء میں اس کی قدرت جلوہ گر ہے۔

طریقہ28- اپنے کو ناچیز اور نابود جانے اور خدا تعالےٰ کو ہر جا موجود دیکھے۔

طریقہ29- تمام نیک بختیاں ریاضت مجاہدہ ومحاسبہ اور مراقبہ میں جانے۔

طریقہ30- ہر ساعت ہر لحظہ ذکر نیک اور درود شریف اور یاد الٰہی اور حفظ کرنیوقتوں میں مشغول رہے اور کسی وقت بھی بیکار نہ بیٹھے یہانتک کوشش کرے کہ فناء مطلق پیدا ہو۔

طریقہ31- سالک کو لازم ہے کہ اول لقمہ حرام سے بچے اور بہت پکار کر

کلام نہ کرے ان انکر الاصوات لصوت الحمیر ۔

طریقہ 32- کسی بندہ کو کسی طرح کی ایذاء نہ دے۔

طریقہ 33- سالک کو لازم ہے کہ صحت اور فراغت کو غنیمت جانے اور دنیا کو بکری کے مرے ہوئے بچے سے زیادہ حقیر جانے اور قیام دنیا کو مثل ٹھہرنے مسافر زیر درخت کے سمجھے۔

طریقہ 34- سالک کو لازم ہے کہ جو مقدر ہے اس پر صابر و شاکر رہے اور حریص نہ ہو۔

طریقہ 35- سالک کو چاہئے کہ سیر ہو کر نہ کھائے، تہائی شکم کھاوے۔

طریقہ 36- سالک کو چاہئے کہ جھوٹ نہ بولے، سوائے صدق کے کلام نہ کرے اور دل کو خطرات ماسوا سے بچاوے۔

طریقہ 37- سالک کو لازم ہے کہ سوال کرنے سے بہت بچے کسی طرح کا کسی سے سوال نہ کرے اشارۃً یا کنایتہً ہو سب کار حق تعالیٰ کے سپرد کرے۔ فقر کو اپنا فخر سمجھے کہ سلوک بغیر فقر کے تمام نہیں ہوتا۔ اور تنگی مثل فاقہ وغیرہ کے ہو کسی پر ظاہر نہ کرے اگرچہ دوست ہی کیوں ہو۔

طریقہ 38- تمام امیدوں کو منقطع کر کے ایک ہی امید رکھے یعنی لقائے

باری تعالیٰ۔

طریقہ 39- کینہ اور بغض اور حسد سے اپنے دل کو صاف رکھے کسی کی نعمت کا زوال نہ چاہے۔ اپنے مومن بھائی سے دوستی اور محبت سے پیش آوے خصوصاً یاران طریقت سے۔

طریقہ 40- امانت میں خیانت نہ کرے اور بے فائدہ اور بیہودہ کلام نہ کرے اور خود بینی وعیب جوئی کو اپنے میں دخل نہ دیوے۔

فصل دوسری

(ان آدابوں کے بیان میں جو مرید کو مرشد سے کرنے چاہئیں)

آداب 1- مرید کو لازم ہے کہ قومیت و پیشہ و رسمیت ظاہیر وغیرہ مرشد پر نظر نہ کرے اور وہ نعمت و فیضان کہ جو اللہ تعالےٰ نے اس کو عنایت کیا ہے اس پر ظاہری خیال کر کر ہادی و وسیلہ معرفت اور سبحانہ وتعالی کا قرار دے اور ہر وقت اور ہر لحظہ اور ہر حال میں اخلاص مند اور صاحب اعتقاد و طالب رضائے مرشد کا رہے تاکہ مقصد اصل کو پہنچے نہیں تو محروم رہے گا۔

آداب 2- پیر کو حقیر نہ جانے اگرچہ ظاہر میں کچھ حشمت وشوکت ونیوی اور اہلیت ظاہری نہ ہو بلکہ غنی آخرت اور بادشاہ معرفت کا جانے اور کسی شخص کو

اس کے زمانہ میں بزرگ زیادہ اور فاضل زیادہ اپنے پیر سے نہ جانے اور کمال صدق ویقین سے تابعدار اس کا ہوتا کہ شعلہ معرفت نور اس کے کا دل پر چمکے اور حقائق واسرار الٰہی سے مطلع ہو، نہیں تو محروم رہے گا۔

آداب 3- کوئی کلمہ حفت وسبکی و ناپسندیدگی پیر کے حق میں نہ کہے اور نسبت نقص وخامی کی اس کی طرف نہ کرے اگرچہ عرفان اس کے سے کچھ سمجھ میں نہ آوے کیونکہ استعداد طالبوں کی مختلف ہے بعضے مناسب حال پیر کے سے رکھتے ہیں اور بعضے کچھ مناسب نہیں رکھتے لازم ہے کہ اس کو بھرا ہوا نعمت اور دولت کا جانے اور اپنے کو عدم فہمی و بے نصیبی کیطرف منسوب کرے۔

آداب 4- مرشد سے کلام کوتاہ ومختصر ضروری ساتھ آہستگی ونرمی اور ادب سے کرے، بلند آواز وقصہ دراز نہ کرے اور جو کچھ پیر ومرشد کہے غور سے سنے اور تامل کرے تاکہ نکات حقیقت کے دل پر کھلیں۔

آداب 5- وقت اٹھنے اور بیٹھنے کے پشت اس کی طرف نہ کرے تاکہ قابل فیوض ورحمت الٰہی کے ہو اور عبادت ظاہری پر استقامت پیدا ہو۔

آداب 6- مقام نشست گاہ مرشد پر نہ بیٹھے اور جو آداب روبرو بجالائے وہی پیچھے بجالائے تاکہ خودی پیدا نہ ہو اور اسرار عجائب وغرائب کشادہ ہوں۔

آداب 7- اس کے سایہ پر قدم نہ رکھے تا کہ دل کشادہ ہو اُسکے حضور دو زانو ہو کر با ادب مثل عاجزوں اور بیکسوں کے بیٹھے اور ادھر ادھر نہ دیکھے تا کہ فیضان الٰہی کا سماں دیکھے۔

آداب 8- اس کی طرف پاؤں نہ کرے کیا زندہ کیا انتقال کر گیا ہو اور بعد انتقال کے بھی وہی آداب بجالائے جو کہ بحضور کرتا تھا تا کہ دولت سرمدی حاصل ہو اور صفت جمال کے جلوے کرے۔

آداب 9- یقین کامل رکھے کسی طرح کا شک وشبہ اس پر نہ لاوے اور تمام اقوال اور فعلوں کو راست اور صواب جانے اور اگر اتفاقاً بہ سبب نفس اور شیطان کے کچھ وسوسہ بھی آوے تو اسی وقت دور کرے اور توبہ کرے اور قصہ مہتر خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا یاد کرے تا کہ یقین کامل ہو اور راہ معرفت کی حاصل ہو۔

آداب 10- صحبت اختیار کرے.......... جو نکتہ معرفت کا اس سے سنے اس میں غور وفکر کرے اس کو اپنی حالت سے مطابق کرے تا کہ بصیرت اور فہم زیادہ ہو تحصیل علوم ونبوی سے بھاگے تا کہ حضوری حق جل وعلا پیدا ہو۔

آداب 11- اس کی صحبت میں بغیر اذن ورضا کے کلام نہ کرے اور بہمہ وجوہ اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا رہے اور جو کچھ وہ کہے اس کو خوب غور سے سنے

تا کہ صاحب شعور ہو اور معاملات عجیبہ وغریبہ ظاہر ہوں۔

آداب 12- بوقت حضوری دائیں بائیں نہ دیکھے بلکہ منتظر اس کے فضل کا رہے تا کہ اس کی شفقت پیدا ہو اور فیض باطن سے فائدہ مند ہو۔

آداب 13- اس کے آگے سر نیچا کیے ہوئے باادب بیٹھا رہے اور عاجزی وغریبی کو کام میں لاوے تا کہ محل رحمت کا ہو اور نظر اس کی اس پر اثر کرے ورنہ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

آداب 14- کلام قدسی اس کا اچھی طرح سنے تا کہ دل منور ہو اور علم و ہوش زیادہ ہو۔

آداب 15- آگے اس کے نہ چلے اور پیچھے چلنے میں شرم نہ کرے بلکہ اس کو نیک بختی ہمیشگی اور دولت سرمدی کی جانے تا کہ اس کی دولت سے بہرہ مند ہو۔

آداب 16- وقت کھڑا ہونے اس کے آپ بھی کھڑا ہو وقت بیٹھنے کے بیٹھے، نام اس کا نہ لے تا کہ صاحب مروت وصلاحیت کا ہو۔

آداب 17- اس کی متابعت کرنے میں بہت کوشش کرے اور ظاہر و باطن اپنا تعلق اس سے رکھے تا کہ مناسبت اس کے ساتھ پیدا ہو کہ مناسبت اس کی

مناسبت حق کی ہے۔

آداب 18- جو کچھ اتفاقاً خلاف شرع اس سے صادر ہو اس کی پیروی نہ کرے اور نہ اس پر اعتراض لاوے شائد کہ اس کی سمجھ میں نہ آوے یا کسی حالت میں حالات صوفیہ میں سے صادر ہوا ہو کہ اس صورت میں وہ معذور ہے یا طالب کی نظر میں شرع کے خلاف معلوم ہوا ہے اور دراصل وہ خلاف شرع نہیں ہے یا واسطے امتحان طالب کے اس سے سرزد ہو یا کوئی اور باعث ہوا ہو۔

آداب 19- جو حالات مرشد کے اس کی استعداد سے عالی ہیں اور یہ اس مقام کو نہیں پہنچا ہے اس کی تقلید و پیروی کرنا نادرست ہے جب تک کہ اس مقام کو نہ پہنچے، متابعت قولی کو تو ہرگز نہ چھوڑے کہ باعث ورود فیضان وخوشی کا ہے۔

آداب 20- اس کی خدمت گزاری میں قصور نہ کرے اور نہ احسان اس پر رکھے اور کسی قسم کی فضیلت وفہم اپنا اس سے زیادہ خیال نہ کرے۔ حسب ونسب اپنے پر بھی خیال نہ کرے اور اپنے کو مطلق فانی وفدائی اتم اس کا کرے تا کہ مرتبہ قبولیت کا حاصل ہو اور اس کی سعادت سے حصہ لے جاوے۔

آداب 21- کام کرنے میں مزدوری نہ لیوے اور نہ ثواب اخروی کا خیال کرے تا کہ راہ اخلاص پیدا ہو۔

آداب 22- کوئی کام بغیر اذن اس کے نہ کرے اور طالب رضا و خوشنودی کا ہو۔

آداب 23- ملک و مال اس کے پر طمع نہ کرے تا کہ ولی غنی ہواور توفیق توکل کی ہو نہیں تو حرص وہوا میں ڈوب جائے گا۔

آداب 24- خویش اور اقربا اس کی کو دوسری مخلوقات سے برتر اور بزرگ جانے اور ہمیشہ مخلص اور اعتقادمندان کا رہے تا کہ اہل فضل وعزت سے ہو۔

آداب 25- اس کے دوستوں اور محبوں کو عزیز و دوست رکھے اور بدگوئی اور دشمنوں اس کے سے بچتا رہے تا کہ صاحب استقامت ہو اور اپنے عقیدہ طریقہ پر ثابت قدم رہے تا کہ دولت سلوک سے راہ پاوے۔

آداب 26- اس کے فرمودہ پر عمل کرتا رہے اور کسی حالت میں اس کو نہ چھوڑے اور ہمیشہ اس کی صحبت اور حضوری میں ثابت قدم رہے تا کہ راہ وصال کی میسر ہو اور علم الوہیت سے خبر دار۔

آداب 27- اس کی شفقت اور مرحمت پر مغرور نہ ہو اور ہیبت اور خوف سے دل خالی نہ کرے تا کہ فریب میں نہ پڑے اور راہ راست سے نہ بچے۔

آداب 28- فہم برائی ظاہری اس کے سے ملال خاطر نہ ہو، یعنی جو کہ عقل

ناقص طالب میں کوئی برائی اس کی طرف سے معلوم ہوتو اس سے ملال خاطر نہ ہو اور بدل وجان اخلاص منداس کا رہے تا کہ فریب شیطان سے بے خوف ہو اور کوئے ہلاکت وضلالت سے باہر آوے ورنہ کبھی اس سے خلاص نہ ہوگا۔

آداب 29- خدمت کرنے اور بزرگی اس کے سے انکار نہ کرے اور زبان گلہ وطعن کی اس کے حق میں نہ کھولے اور خالص مخلص اس کے کمال کا ہو تا کہ راہ سلوک کی بخوبی طے ہو۔

آداب 30- آگے اور پیچھے اس کے یکساں رہے اور کسی طرح ریا کو دخل نہ دیوے تا کہ دولت سرمدی پاوے۔

آداب 31- ظاہر و باطن اپنا ایک طرح پر رکھے اور کسی طرح کا فرق مابین دل اور دماغ کے نہ لاوے۔ ہر حالت میں یکساں رہے تا کہ دل منور ہو اور اسرار وحقائق میسر ہوں۔

آداب 32- اس کی حضوری میں خیال فاسد اور وہم ناقص نہ لاوے بلکہ اپنے دل کو سب کی طرف سے پھیر کر اس کی طرف متوجہ کرے تا کہ دل محل نزول فیض الٰہی اور لائق مکاشفات غیبی کا ہو جائے۔

آداب 33- اس کی خدمت بقدر طاقت اور حوصلہ اپنے کے کرے تا کہ

طبیعت پر ملال نہ آوے اور جو کچھ میسر ہو مال و جان سے اسی کے پیش کرے تا کہ رضا اس کی اور راہ مقصد اصلی کے حاصل ہو۔

آداب 34- اگر کوئی مرتبہ یا منصب عنایت ہو تو واسطے اللہ کے قبول کرے کوئی خیال دنیاوی دل میں نہ لاوے۔

آداب 35- اپنا فخر علمی و کسبی اس کے آگے بیان نہ کرے تا کہ فرق سلوک میں نہ آوے اور طالب فوائد دنیاوی کا اس سے ہو تا کہ نعمت اس کی سے محروم نہ رہے۔(انبیائے)

آداب 36- جب کہ مرشد سے نسبت کسی طرح کی حاصل ہو جاوے تو اس کی محبت کو منتہنات سے سمجھ کر دوسرے شخص کی طرف بغیر اپنے مرشد کے رجوع نہ کرے جب تک کہ اس کے فیض باطن سے فائدہ حاصل ہوتا رہے اور کسی سے بیعت نہ کرے۔ جب کسی سے بیعت کرنی چاہے تو چار امور کا ضرور خیال رکھے۔ اول اس کو صاحب نسبت کسی شیخ کا پائے دوم صاحب اجازت بھی ہو سوم اتباع شرع کا بھی اس کو حاصل ہو، چہارم سلسلہ اس کی طریقت کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک واسطہ در واسطہ پہنچتا ہو، بیچ میں سے کہیں منقطع نہ ہو گیا ہو۔ اگر ان میں سے ایک بھی امر نہ ہوگا تو طے راہ معرفت کی محال اور اس

سے بیعت کرنی لاحاصل۔

آداب38- جب کہ مرشد حقیقی اس دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرماوے تو بعد اس کے ہدیہ اور صدقہ اور ثواب تلاوت وغیرہ کا بروح پر فتوح اس کو پہنچاتا رہے تاکہ درخت اخلاص اور محبت کا منقطع نہ ہو اور تعلق روحانی باقی رہے۔

هَذا مِمَّا عِلمَنِی رَبیّ وعِلمُ الصّواب
عِندَ رَبیّ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعالٰی عَلٰی خَیر
خَلْقِهِ سیّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِه وَسَلَّمَ

عرض حال

ناظرین کرام یہ چھوٹی سی کتاب حضرت مولانا مفتی امام جامع مسجد فتح پوری دہلی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم حضرت امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب آداب سالک سے ترجمہ کی گئی ہے۔ آداب سالک حضرت مولانا رکن الدین نقشبندی مجددی الوری نے جو مولانا مرحوم و مغفور کے خلیفہ اعظم تھے، شائع کی تھی۔ مولانا مرحوم و مغفور نے پیر اور مرید کے تعلقات کو نہایت عمدہ اور واضح اور عام فہم الفاظ میں تحریر کیا ہے امید ہے کہ اہل تصوف و طریقت اس سے پورا فائدہ اٹھا کر عمل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

(مولف غوری)

تصیح نامہ

صحیح	غلط	لائن	صفحہ نمبر	نمبر شمار
ہاتھ کار وَل دل یار وَل	ہاتھ کارول دل یار دل	1	3	1
آں محمدؐ	آل محمدؐ	12	11	2
درویش	درویس	14	11	3
علم لدّنی	علم لدّنی نی	9	12	4
دیوے	دیوسے	11	18	5
دنیوی	دبنوی	13	25	6
باعث	باعت	6	27	7

عَہدنامَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ج
ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ☆اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِالدُّنْیَا
اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّآاَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُاَنَّ
مُحَمَّدًاعَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَاتَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْٓ
اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِوَاِنِّیْ لَآ اَثِقُ اِلَّا
بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ☆وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ☆